بسم اللہ الرحمن الرحیم

امریکہ نے نئے صدر کی سربراہی میں اسلام کے خلاف صلیبی جنگ کے لیے دوبارہ عہد کرلیا

21 جنوری 2009 کو صدر آصف علی زرداری نے اپنی حکومت کے ذریعے امریکہ کے نئے صدر بارک حسین اوباما کو پاکستان کے لیے امید کی نئی کرن کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی۔ زرداری نے کہا: ''امریکی صدر کی طرف سے اعلیٰ تصورات اور اقدار پر کاربند رہنے کے از سرِ نو عزم نے دنیا کے لوگوں کے لیے ایک بہتر مستقبل کی امید پیدا کردی ہے''۔ زرداری کے اِس بیان کے بعد میڈیا پر حکومت کی طرف سے کئی دن مہم چلائی گئی جس کے ذریعے زرداری حکومت نے امریکہ کے ساتھ اپنے اتحاد کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی۔ ہمیشہ کی طرح اُن سیاست دانوں نے بھی اس مہم میں حکومت کی ہم نوائی شروع کردی جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کرتے ہیں، تاہم ان سیاست دانوں کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ ان کا آواز بلند کرنا مسلمانوں اور اسلام کے لیے کن نتائج کا باعث ہوگا! پاکستانی حکومت امریکہ میں نئے صدر کی آمد کو پاکستان کے امریکہ کے ساتھ اتحاد کو برقرار رکھنے کی توجیح کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ یہ توجیح اسی طرح غلط ہے جیسا کہ حکومت کی سابقہ توجیح غلط تھی کہ پاکستان میں مشرف کی بجائے نئے صدر کے آنے سے پاکستان کے کرپٹ اور گرتے ہوئے نظام کو ہٹانے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔

درحقیقت مسلمانوں کے متعلق امریکہ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اوباما اور بش ایک ہی سکے کے دو رُخ ہیں۔ 20 جنوری 2009 کو اوباما کا سینٹرل کمانڈ چیف جنرل ڈیوڈ پیٹریس، جو کہ بش کے ماتحت بھی کام کر چکا ہے، پاکستان کے ملٹری اور سول حکمرانوں سے ملا تا کہ ان سے مطالبہ کر سکے کہ پاکستان انڈیا کی طرف سے خطرے کے پیشِ نظر قبائلی علاقوں میں موجود اپنے اُن فوجی دستوں کو مغربی سرحد سے مشرقی سرحد کی طرف منتقل نہ کرے کہ جن کی بدولت افغانستان میں امریکی فوج محفوظ ہے۔ پھر 21 جنوری 2009 کو اوباما نے اپنی خارجہ پالیسی کے ایجنڈے کا اعلان کیا جس میں اُس نے افغانستان میں مزید فوجی دستے بھیجنے پر زور دیا اور پاکستان اور افغانستان کے حالات کو امریکہ کی سیکیورٹی کے لیے سب سے بڑا خطرہ قرار دیا۔ اوباما نے مزید کہا کہ ''پاکستان افغانستان سرحد کے ملحقہ علاقے میں سیکیورٹی صورتِ حال کے متعلق جواب دہ ہے''۔ اوباما بش کی شروع کردہ جنگ کو برقرار رکھنا چاہتا ہے جس میں 1000 سے زائد مسلمان فوجی اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے خلاف قبائلی علاقوں میں لڑتے ہوئے اپنی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ پھر 22 جنوری 2009 کو اوباما نے پاکستان اور افغانستان کے لیے ایک خصوصی وفد کی تقرری کی اور پاکستان اور افغانستان کے حالات کو ''اپنی مشکل جدوجہد کا سب سے اہم محاذ'' قرار دیا۔ اور بالآخر 23 جنوری 2009 کو اوباما انتظامیہ نے پاکستانی علاقے میں ایک اور ڈرون حملہ کیا جس میں کئی مسلمان شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔

یہ سب اس کے علاوہ ہے جس کا ذکر صدر اوباما نے اپنی پہلی تقریر میں کیا، جو پوری دنیا میں نشر کی گئی۔ اُس نے کہا کہ امریکہ اپنی آئیڈیالوجی کو پوری دنیا تک لے جائے گا۔ اوباما کا یہ بیان مسلمانوں کے لیے ان کے دین سے متعلق ایک کھلا چیلنج ہے۔ 20 جنوری 2009 کو اوباما نے کہا: ''ہم اپنے طرزِ زندگی پر معافی نہیں مانگیں گے اور نہ ہی اس کے دفاع میں ہم کسی قسم کی پس و پیش کریں گے، اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے اہداف دہشت کی طرف بلانے کے ذریعے حاصل کریں... ہم ان سے کہتے ہیں کہ ہمارا جذبہ توانا ہے اور اسے ختم نہیں کیا جا سکتا۔ تم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے اور ہم تمہیں شکست دے کر رہیں گے''۔ بے شک اوباما سیاست کے لبرل انٹروینشنسٹ (liberal interventionist) مکتبہ فکر سے مکمل اتفاق کرتا ہے جو کہ دنیا کے ممالک میں امریکہ کی مداخلت کو قابلِ جواز سمجھتے ہیں جس میں فوجی مداخلت بھی شامل ہے، تا کہ کرپٹ مغربی آزادیوں کو فروغ دیا جا سکے۔

علاوہ ازیں اوباما امریکی صلیبی جنگوں کا کبھی خاتمہ نہیں کرے گا کیونکہ اُس کا ملک افغانستان کی گہری دلدل میں پھنس چکا ہے۔ تیس ہزار اتحادی نیٹو افواج کی افغانستان میں موجودگی کے باوجود امریکہ وہاں استحکام پیدا نہیں کر سکا۔ امریکہ کی مشکلات میں اس حقیقت نے اور اضافہ کر دیا ہے کہ اس کے اتحادیوں نے افغانستان میں مزید فوجی دستے بھیجنے سے انکار کر دیا ہے یا انہوں نے انتہائی کم اور ناکافی فوج بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ بلکہ دیگر اتحادیوں نے اپنے فوجی دستوں کو نکالنے کے اشارے دینا شروع کر دیے ہیں۔ جیسا کہ امریکہ کے ہمسایہ ملک کینیڈا نے اپنے فوجی دستے افغانستان سے نکالنے کا عندیہ دیا ہے۔ جہاں تک افغانستان میں برطانوی افواج کے کمانڈر جنرل پیٹر وُول (Peter Wool) کا تعلق ہے تو اُس نے اِس جنگ میں کامل فتح کو خارج از امکان قرار دیا اور اس نے مزید افواج بھیجنے کی تجویز کو ''غلط تأثر پر مبنی'' قرار دیا۔ دراصل اس کا یہ بیان امریکہ کی بدقسمتی پر خوشی کا اظہار ہے۔ اسی طرح جرمنی کی حکومت بھی اپنی فورسز کی تعداد میں کمی کا اعلان کر چکی ہے حتیٰ کہ 21 جنوری 2009 کو جرمنی کی حکومتی پارٹی نے افغانستان میں جنگ کو سرے سے ختم کر دینے تجویز پیش کی۔ پس اِس صورتحال میں کہ جب دیگر مغربی اقوام امریکہ سے دستبردار ہو رہی ہیں، اوباما پاکستانی افواج کی گردن پر سوار ہونے کی کوشش کرے گا تا کہ وہ افغانستان میں ناکام ہوتی صلیبی جنگ کو بچا سکے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی قوم کی گرتی ہوئی ساکھ کو سنبھالا دے سکے۔

دراصل کوئی بھی امریکی صدر دوسری اقوام کو غلام بنانے کی مسلسل کوشش سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا۔ کیونکہ امریکہ کا صدر ایک ایسی سرمایہ دارانہ (Capitalist) قوم کی سربراہی کا کام سرانجام دیتا ہے کہ جس کی خارجہ پالیسی استعماریت (Colonialism) پر مشتمل ہے۔ یہ یہی استعمارانہ خارجہ پالیسی تھی کہ جس کی بنا پر امریکہ نے دوسری جنگِ عظیم کے دوران لاتعلقی (isolation) کے طرزِ عمل کو ترک کیا تا کہ وہ دنیا کے زیادہ تر وسائل کو چوس سکے اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے اپنے سرمایہ دار طبقے کو مالا مال کر سکے۔ دنیا کے وسائل کو نچوڑنے کے لیے اس استعمارانہ خارجہ پالیسی کو جاری و ساری رکھنا ضروری ہے خواہ حکومت ری پبلکن پارٹی کے ہاتھ میں ہو یا ڈیموکریٹ پارٹی کے ہاتھ میں یا پھر دونوں مل کر اقتدار میں ہوں جیسا کہ اس وقت اوبامہ کے دورِ حکومت میں ہے۔ قابلِ غور بات یہ ہے کہ جب امریکہ کی معیشت مضبوط تھی تو اس کی ہوس کا یہ عالم تھا تو آج جب کہ امریکہ کی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے تو ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس وقت امریکہ کی ہوس کن حدوں کو چھو رہی ہوگی۔

اے مسلمانانِ پاکستان!

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے:

((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ)) ''مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا'' (بخاری)

پچھلی چھ دہائیوں کے دوران امریکی استعماری کفار آپ کو بار بار ڈس چکے ہیں۔ کفار نہیں چاہتے کہ اس اُمت کو کوئی خیر و بھلائی حاصل ہو۔ پس ہمیں ان سے کبھی بھی کسی قسم کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے اور نہ ہی ان پر اعتماد کرنا چاہیئے کُجا یہ کہ ان کفار سے تعاون کیا جائے۔ یہ کفار طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں اور امتِ مسلمہ کے خلاف سازشیں کرتے ہیں۔ یہ ہمارے علاقوں میں تنازعے اور

جنگیں بھڑکاتے ہیں اور پھر جب خون ریزی ہوجاتی ہے تو اپنے مفادات کو پورا کرنے کے لیے ہمارے علاقوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو غلامانہ ذہنیت کے ساتھ امریکہ سے تعاون کرتے ہیں قطع نظریہ کہ ان کا تعلق فوج سے ہو یا سول حکومت سے، انہیں امریکہ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ جب ان کا رول ختم ہوجاتا ہے تو امریکہ ان سے دست بردار ہوجاتا ہے۔ بے شک امریکہ پر اعتماد کرنا ایسے ہی ہے جیسے کہ شیطان پر اعتماد کرنا۔ اور امریکہ پر انحصار کرنا ایسے ہی ہے جیسے کہ اپنے بدترین دشمن پر انحصار کرنا جو مسلسل امتِ مسلمہ کے خلاف اپنی دشمنی کا مظاہرہ کررہا ہے۔ اللہ خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا:

﴿كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ﴾

''اور اگر یہ تم پر غلبہ پالیں تو نہ قرابت داری کا خیال رکھیں اور نہ ہی کسی عہد و پیمان کا پاس کریں۔ یہ اپنی زبانوں سے تمہیں راضی کرنے کی کوشش کررہے ہیں مگر ان کے قلوب اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں'' (التوبة: 8)

﴿إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ﴾

''اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہوجائیں اور ایذا کے لیے تم پر ہاتھ پاؤں چلائیں اور زبانیں بھی اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہوجاؤ'' (الممتحنة: 2)

تاہم اس امر کے باوجود کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کفار کی مسلمانوں کے خلاف دشمنی کے بارے میں کیا کہا ہے اور اس تمام تر دشمنی کے باوجود جو امریکہ کے طرزِ عمل سے صاف ظاہر ہے اسلامی دنیا کے ایجنٹ حکمران آپ کو مسلسل اِس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی ان حکمرانوں کے ساتھ مل کر ان کے کافر آقاؤں کے سامنے سجدہ ریز ہوجائیں۔ اس کے لیے یہ حکمران آپ کے سامنے ایک کے بعد دوسری توجیح پیش کرتے ہیں، کبھی وہ کہتے ہیں کہ امریکہ کی مخالفت کرنا موت کو دعوت دینا ہے، کبھی وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امریکہ کی جنگ ہماری جنگ ہے، کبھی وہ یہ بات کرتے ہیں کہ ڈیموکریٹس ری پبلکنز سے بہتر ہیں یا پھر یہ کہ کالا صدر گوری چمڑی والے صدر سے بہتر ہے۔ تاہم اے مسلمانانِ پاکستان! مسئلے کا حل ہماری پہنچ سے دور نہیں بلکہ یہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ پاکستان کو صرف جو چیز درکار ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان امریکہ کے دائرہ اثر سے تعلق توڑ کر ایک مخلص حکومت کو استوار کرے جو اسلام کے نظاموں کو نافذ کرے، اور یہ اتھارٹی صرف خلافت ہی ہوسکتی ہے۔ صرف خلافت ہی اسلام کو نافذ کیا کرتی ہے۔ خلافت مسلمانوں کے ممالک کو ایک واحد طاقتور ریاست کی شکل میں یکجا کرے گی اور تمام اسلامی علاقوں سے امریکہ کے اثر ورسوخ کا ہمیشہ کے لیے مکمل خاتمہ کرے گی۔ پس آپ امریکہ کے ایجنٹوں کو ترک کردیں جس طرح انہوں نے آپ کو ترک کر رکھا ہے اور آپ امت کے حقیقی سیاست دانوں کو تھام لیں، یعنی حزب التحریر کے شباب جو خلافت کے قیام کے لیے دن رات جدوجہد کررہے ہیں۔

اے افواجِ پاکستان!

حالات کا رخ آپ کے حق میں ہے کیونکہ امریکہ کمزور پڑ رہا ہے اور اس کی طاقت ماند پڑ چکی ہے۔ امریکہ اپنے زوال کو ان سطحی اقدامات کے ذریعے نہیں روک سکتا جو امریکی حکومت اٹھا رہی ہے کیونکہ امریکہ کے زوال کی وجہ وہ طرزِ حیات ہے جسے امریکہ نے اختیار کر رکھا ہے اور جو اس کے وجود کا راز ہے یعنی سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی (Capitalism)۔ یہ سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی ہی تھی کہ جس کی وجہ سے امریکہ ایک ظالم بھیڑئے کی مانند پوری دنیا پر چڑھ دوڑا، حتیٰ کہ اس کے اپنے اتحادی اسے شک اور بے اعتمادی کی نگاہ سے دیکھنا شروع ہوگئے، اور امریکہ کے دشمنوں اور ظلم کا شکار لوگوں کے دل میں امریکہ کے خلاف ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نفرت پیدا ہوگئی۔ اور یہ سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی ہی تھی کہ جس نے ایسی ہوس اور اندھے لالچ کو جنم دیا کہ امریکہ کا سرمایہ دار طبقہ اپنے ہی لوگوں کو کھانا شروع ہوگیا جس کے نتیجے میں امریکہ کی معیشت شدید بحران سے دوچار ہوگئی۔

اے اہلِ قوت! آپ کمزور نہیں ہیں اور اگر آپ نے اس موقع کو استعمال کرلیا تو اسلام آپ کو مضبوط تر کردے گا۔ آپ دنیا میں ساتویں سب سے بڑی فوج ہیں، ایک ایسے ملک کی فوج جو ایٹمی اسلحے سے لیس ہے، جس کی پیراملٹری فورسز کی تعداد 3 لاکھ ہے اور ریزرو فوج کی تعداد 5 لاکھ سے زائد ہے اور جس کے 30 لاکھ لوگوں کو آپ چند مہینوں میں فوجی ٹریننگ دے سکتے ہیں۔ تو بجائے یہ کہ امریکہ اپنی اس صلیبی جنگ کا تمام تر بوجھ آپ کے کندھوں پر ڈالے اور آپ دنیا و آخرت میں ذلت ورسوائی اور اللہ کے غیض وغضب سے دوچار ہوں، کیا یہ آپ کی دنیا و آخرت کے لیے بہتر نہیں کہ آپ پاکستان کو خلافت کے قیام کا نقطۂ آغاز بنانے اور پورے عالمِ اسلام کو دنیا کی طاقتور ترین ریاست کی شکل میں یکجا کرنے کا ذریعہ بنیں؟ کیا یہ آپ کے گناہوں کا کفارہ اور روزِ آخرت آپ کے چہروں کو روشن کرنے کا باعث نہیں ہوگا؟

آپ پر لازم ہے کہ آپ استعماری کفار کے سیاسی اور فوجی عہدیداروں کے ساتھ کسی بھی قسم کے تعاون سے انکار کردیں، ان کے انٹیلی جنس دفاتر کو بند کردیں اور انہیں اور ان کے ایجنٹوں کو پاکستان سے نکال باہر کریں، اور صرف آپ ہی یہ صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ یاد کریں کہ آپ سعد بن معاذؓ جیسی عظیم شخصیت کے جانشین ہیں، جو انصار کے سردار تھے اور انہوں نے مدینہ میں پہلی اسلامی ریاست کے قیام کے لیے نصرت دی تھی۔ جب سعد بن معاذؓ کی وفات پر ان کی والدہ رونے لگیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا تھا:

((لیرقا (لینقطع) دمعك و یذهب حزنك فان ابنك اول من ضحك اللّٰه له و اهتز له العرش))

''تمہارے آنسو تھم جائیں گے اور تمہارا غم کم ہوجائے گا اگر تم یہ جانو کہ تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے کہ جس کے لیے اللہ مسکرایا اور اس کا عرش ہل گیا'' (طبرانی)

ایسی عظیم الشان سعادت آپ کی بھی منتظر ہے۔ یہی وہ وقت ہے کہ آپ حزب التحریر کو مدد ونصرت دیں تاکہ اسلام کی ہدایت یافتہ خلافت کو قائم کیا جائے۔ تب ہی مسلمان اسلام کو نافذ کرسکیں گے اور امریکہ، برطانیہ اور اتحادی ممالک کے مقابلے میں تمام اسلامی ممالک کو ایک ریاست کی شکل میں یکجا کرسکیں گے۔ اور تب ہی مسلمان دنیا کی قیادت کرسکیں گے اور اسلام کو ہدایت کے پیغام کے طور پر پوری دنیا تک پھیلاسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ ''اور اللہ اپنے امر میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے'' (یوسف: 21)

25 جنوری 2009ء — حزب التحریر

29 محرم 1430ھ — ولایہ پاکستان

www.hizb-ut-tahrir.info www.khilafah.com